

رضاخانیوں کی

کفرسازیاں

رضا خانی کتابوں کے مضامین کا مستند مجموعہ، جس میں تقریباً ہر ایک نمایاں اور خادم ملت مسلمان پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے (اعاذنا اللہ)۔ مع سپاس نامہ جو بریلوی پیروں نے جلیانوالہ باغ میں گولی چلانے والے رسوائے زمانہ ظالم انگریز جنرل اڈوائر گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جن پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے ان کی دینی خدمات کیا ہیں۔

تالیف
مبلغ اسلام حضرت مولانا نور محمد مظاہری

تبویب واضافات
علامہ ابونافع امدادی
مولانا محمد طیب ظفرمند

تحفظِ نظریاتِ دیوبند اکادمی
کراچی

رضاخانیوں کی
کفرسازیاں

رضا خانی کتابوں کے مضامین کا مستند مجموعہ، جن میں تقریباً ہر ایک نمایاں اور خادم ملت مسلمان پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے (اعاذنا اللہ)۔ مع سپاس نامہ جو بریلوی پیروں نے جلیاں والا باغ میں گولی چلانے والے رسوائے زمانہ ظالم انگریز جنرل اوڈائر گورنر پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جن پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے ان کی دینی خدمات کیا کیا ہیں۔

تالیف

مبلغ اسلام حضرت مولانا نور محمد مظاہری

تبویب و اضافات

علامہ ابو نافع امدادی

مولانا محمد طیب ظفر مند

ناشر

تحفظ نظریات دیو بند اکادمی

کراچی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلۂ اشاعت : ۱

کتاب : رضا خانیوں کی کفر سازیاں

تالیف : مولانا نور محمد مظاہریؒ

تدوین و اضافاتِ مفیدہ : علامہ ابو نافع امدادی / مولانا محمد حبیب ظفر مند

اشاعت : جمادی الاول ۱۴۳۰ھ / مئی ۲۰۰۹ء

ناشر : تحفظ نظریات دیوبند اکادمی، کراچی

☆...... ملنے کے پتے ......☆

۱: مکتبۂ رشیدیہ، بالمقابل مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی
۲: مکتبۂ خدیجۃ الکبریٰؓ، کتاب مارکیٹ، اردو بازار، کراچی
۳: ادارۃ الانور، علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن، کراچی
۴: مکتبۃ القرآن، علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن، کراچی
۵: بیت الکتب، بالمقابل اشرف المدارس، گلشن اقبال، کراچی
۶: مکتبہ عمر فاروقؓ، جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی
۷: مکتبۂ حمادیہ، جامعہ حمادیہ، شاہ فیصل کالونی، کراچی
۸: حاجی امداد اللہ اکیڈمی، مارکیٹ ٹاور، حیدر آباد
۹: عزیز کتاب گھر، بیراج روڈ، سکھر
۱۰: مجیدیہ کتب خانہ، اردو بازار، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان
۱۱: مکتبۂ عائشہؓ، حق اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور
۱۲: مکتبۂ قاسمیہ، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
۱۳: کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راول پنڈی
۱۴: ادارۂ نشر و اشاعت، مدرسہ نصرۃ العلوم، فاروق گنج، گوجرانوالہ
۱۵: مکتبۂ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ

فہرست مضامین

معروضات	علامہ ابو نافع امدادی / مولانا محمد طیب ظفر مند	۱۰
صاحب تالیف		۱۳
مقدمہ	مولانا داعی الرامق شاہ جہان پوری	۲۲
بریلوی مذہب کی ایجاد اور اس کے مصالح		۲۲
انگریزوں سے ساز باز اور ان کی مخبری و جاسوسی		۲۸
بریلوی جاسوسوں، ٹوڈیوں کا غازی و مجاہدوں کا روپ دھارنا		۳۰
باب (۱) تقسیم ہند کے وقت مسلمانوں کی حالت زار اور رضا خانیت کی سازشوں کا جائزہ		۳۵
جمعیت علمائے ہند کی خدمات		۳۵
رضا خانیوں کے تکفیری فتنے کا دوبارہ جنم		۳۶
رضا خانیوں کا محبوب مشغلہ تکفیر بازی		۳۸
رضا خانیوں کی اسلامی خدمات کا جائزہ		۳۹
رضا خانیوں کی قرآن و حدیث کی خدمات سے محرومی		۵۰
علمائے دیوبند کی مذہبی خدمات کا اجمالی تذکرہ		۵۲
تراجم قرآن کی فہرست		۵۳
تفاسیر قرآن کی فہرست		۵۵
مختلف سورتوں اور آیات کی تفاسیر		۵۷
کتب تفاسیر کے تراجم		۵۹
اصول تفسیر و علوم القرآن		۶۰
کتب احادیث کے حواشی، تراجم اور شروحات		۶۳
علوم حدیث پر تصانیف کی فہرست		۶۸
رضا خانیوں کی اسلامی خدمات، بدعتوں اور رسموں کو دین میں داخل کرنا ہے		۶۸
باب (۲) رضا خانیوں کی ایجادات اور نئے دین و مذہب کی صورت		۷۱
رضا خانیوں نے دین محمدی کی حقیقی صورت بگاڑ دی		۷۱
مجدد کے لقب کی وجہ		۷۱

واضح کیا گیا ہے۔ رضا خانیت کے اس نام ور سر غنے کے تکفیری فتوے کا یہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ ہندوستان میں جتنی سیرت کمیٹیاں بنائی گئیں اور اس کی نگرانی میں میلاد شریف و سیرت پاک کے جتنے جلسے منعقد ہوئے اور اس میں جس قدر مسلمانوں نے شرکت کی یا اس کی امداد و اعانت کی ہے رضا خانیت کے اس "مکفر اعظم" کے نزدیک سب کے سب کافر و مرتد ہو گئے۔ العیاذ باللہ۔

سر سید بانی مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کی تکفیر:

اگر چہ علمائے حق کو سر سید کے مذہبی خیالات سے سخت اختلاف تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی تفسیری غلطیوں کو علی الاعلان ظاہر کیا اور اس کی سخت سے سخت تردید و تنقید کر کے عام مسلمانوں کو بتلا دیا کہ وہ خیالات اس قابل نہیں ہیں کہ مذہبی حیثیت سے ان کی طرف کچھ بھی توجہ کی جائے، لیکن اس کے باوجود ان کو نہ صرف مسلمان ہی بلکہ مسلمانوں کے ہم درد و خیر خواہ سمجھتے ہیں۔ آج ان کی اس خیر خواہی و ہم دردی کی "روشن یادگار" مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ ہے۔ آج پاک و ہند میں جس قدر مسلم انگریزی اسکول و کالج ہیں وہ سب کے سب اسی مسلم یونی ورسٹی کے علمی فیض سے قایم ہیں۔ اسی طرح ان دونوں ملکوں میں جس قدر مسلم اعلیٰ عہدہ داروں، افسروں، وکیلوں، بیرسٹروں، ڈپٹی کلکٹروں، پروفیسروں، ڈاکٹروں، انجینئروں وغیرہ کی تعداد موجود ہے وہ سب کی سب اسی مسلم یونی ورسٹی کے واسطے یا بالواسطہ تعلیم یافتہ ہیں اور اس کا یہ علمی فیض مسلمانوں کی ترقی و بہبودی میں ہمیشہ جاری رہے گا۔

ایسے شخص کے بارے میں رضا خانیت کے مشہور مُکَفِّر مولوی حشمت علی جو بہ قول خود سگ (کتا) بارگاہ رضویہ ہیں، اس انداز سے بول رہے ہیں جو صرف آپ ہی کا حصہ ہے، لیکن اس سے پہلے ان کی بھی سن لیجیے کہ جس کا کتا ہونے پر یہ فخر کرتے ہیں۔

"عرض: بعض علی گڑھ ہی کو سید صاحب کہتے ہیں۔
ارشاد: وہ تو ایک خبیث مرتد تھا۔" (ملفوظات اعلیٰ حضرت: مطبوعہ لکھنو:

ج ۳، ص ۷۱)

(۱) "نیچریت بھی مادر وہابیت کی دختر نوزایدہ ہے اور اس کے عقاید اس سے بھی انجث و انجس ہیں۔ اس کا بانی پیر نیچر سر سید احمد خاں کولی علی گڑھی ہے"۔ (تجانب اہل سنت: ص ۴۰)

(۲) "بہر حال جو شخص پیر نیچر (سر سید) کے کفریات قطعیہ یقنیہ میں سے کسی ایک ہی کفر پر مطلع ہونے کے بعد اس کافر مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر و مرتد کہنے میں توقف کرے وہ بھی بہ حکم شریعت مطہرہ قطعاً یقیناً کافر و مرتد اور بے توبہ مرا تو مستحق عذاب ابدی ہے۔"

(تجانب اہل سنت: ص ۸۶)

اس کے علاوہ اسی کتاب کے صفحہ ۲۲، ۲۳ میں آپ کی تکفیر کی گئی ہے۔ صفحہ ۳۵، ۳۹، ۸۵، ۲۱۸، ۲۲۵ میں سر سید مرحوم کو "مرتد اکفر پیر نیچر" کے خطاب سے یاد کیا گیا ہے۔

سر سید مرحوم کے نورتن کی تکفیر:

"جس طرح بے دین بادشاہ اکبر نے اپنے نورتن بنائے تھے جو اس کے وزیران حکومت اور مشیران سلطنت تھے اسی طرح پیر نیچر نے بھی اپنے نو رتن بنا رکھے تھے، جو پیر نیچر کے وزیران نیچریت اور مشیران دہریت اور مبلغین زندیقیت تھے، جن کے نام یہ ہیں: نواب محسن الملک مہدی علی خاں، نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی خاں، نواب انتصار جنگ مولوی مشتاق حسین، مولوی الطاف حسین حالی، شمس العلماء مولوی ذکاء اللہ، مولوی مہدی حسن، سید محمود خاں، شبلی نعمانی اعظم گڑھی، ڈپٹی نذیر احمد خاں دہلوی"۔ (تجانب اہل سنت: ص ۷۶-۸۶)

الغرض رضا خانیوں کے اس رسوائے عالم تکفیری فتوے سے سر سید مرحوم اور مذکورہ بالا نو محترم و نام ور ہستیاں اور پھر ان کو مسلمان ماننے والے یا علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی سے واسطہ یا بالواسطہ تعلق رکھنے والے جس قدر بے شمار مسلمان ہیں وہ سب کے

سب اس لیے کافر و بے ایمان ہیں کہ وہ سر سید کو مسلمان سمجھتے ہیں ۔

وہ نگاہیں کیوں ہوئی جاتی ہیں یا رب دل کے پار
جو مری کوتاہیِ قسمت سے مژگاں ہوگئیں

رضا خانیوں کے مدرسۂ منظر الاسلام بریلی میں ایک کانگریسی وصلح کلی لیڈر مسٹر رفیع احمد قدوائیؒ کے لیے دعائے مغفرت:

چوں کہ قدوائی صاحب مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے ایک فاضل گریجویٹ تھے اور اسی جگہ سے آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز بھی ہوا ہے، اس وجہ سے آپ کا تذکرہ سر سید مرحوم کے ساتھ مناسب ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ قدوائی صاحب مرحوم کے اچانک انتقال نے ہندوستان کے ہر باشندے کو رنج وغم، درد والم میں مبتلا کر دیا اور ملک وقوم کو وہ شدید نقصان پہنچایا کہ اب اس کی ''تلافی'' ناممکن اور نعم البدل ملنا مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے ہر ادارے اور ہر فرد نے ان کی وفات پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ان کا سوگ منایا ہے۔ یہاں تک کہ بریلی کے ''بارگاہِ رضویہ'' کے وہ ممتاز رضا خانی جن کو بہت سی وجوہ سے اپنے فرقے میں مرکزیت وامتیازی حیثیت حاصل ہے اور جن کی آنکھوں میں ڈاکٹر مختار احمد انصاریؒ، مولانا محمد علیؒ، شوکت علیؒ، مولانا عبدالماجد بدایونیؒ، مولانا عبدالباری لکھنویؒ، حکیم اجمل خاں صاحبؒ جیسے مشاہیر اسلام اور کانگریسی لیڈران کی وفات پر نہ رنج والم کے آنسو کا کوئی قطرہ آیا، نہ دل کی دھڑکنیں تیز ہوئیں، نہ گھروں میں صف ماتم بچھی، نہ اخباروں میں تعزیتی تجویز چھپی، لیکن حیرت وبر بالائے حیرت ہے کہ اس فرقے کے ممتاز ارکان جو کبھی بھی امت مسلمہ کے کسی مشہور لیڈر کی وفات پر نہ غم گین ہوئے ہیں نہ دردمند وہ آج اپنی روایات اور وضع داری کے بالکل خلاف قدوائی صاحب جیسے پختہ کار کانگریسی رہنما

وصلح کلی لیڈر کی موت پر ان کی آنکھیں اشک بار، دل غم گین، جسم درد والم کا سراپا بنا ہوا ہے اور ہاتھ دعائے مغفرت کے لیے اٹھے ہوئے ہیں ؏

اس طرفہ تماشا ہیں دریا بہ حباب اندر

سب سے پہلے اس سلسلے میں رضا خانیوں کے مدرسۂ منظر اسلام بریلی کے اساتذہ وطلبا، اراکین وممبران کی وہ تعزیتی تجویز ملاحظہ کیجیے جو اخبار قومی آواز لکھنو مورخہ ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۵۴ء، جلد ۹، شمارہ ۲۹۰، ص ۳، کالم ۶ میں مندرجۂ ذیل عنوان کے ساتھ درج ہے:

بریلی کے دار العلوم منظر اسلام میں تعزیتی جلسہ

''بریلی، ۲۹؍ اکتوبر: دار العلوم منظر اسلام محلہ سوداگران کا ایک جلسہ ہوا، جس میں ایک تعزیتی قرار داد میں کہا گیا ہے کہ یہاں کے اساتذہ وطلبا واراکین کمیٹی مدرسہ ہندوستان کے ہر دل عزیز وزیر غزا، ملک وقوم کے مقتدر لیڈر مسٹر رفیع احمد قدوائی کے اچانک انتقال پر اپنے دلی تاثرات اور گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں اور غم جان کاہ میں جو اُن کی وفات سے ملک وقوم کو پہنچا ہے برابر کے شریک ہیں اور خداوند کریم سے مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت اور مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور تمام پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ خداوند کریم انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔''

اگر چہ مرحوم قدوائی صاحب مسلمان تھے اور مسلمانوں کے خیر خواہ تھے، لیکن وہ ملکی معاملات میں ہندوؤں کے ساتھ اتحاد ودوستی کو اتنا ضروری سمجھتے تھے کہ یہ اتحاد ان کی زندگی کے ہر حصے میں نمایاں طور پر ظاہر تھا۔ وہ اسی وجہ سے مسلمانوں میں سخت قسم کے ''کانگریسی''، ''وصلح کلی کہلاتے تھے۔ وہ علمائے دیوبند جیسے مولانا حسین احمد مدنیؒ، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حکیم الامت مولانا تھانویؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خانؒ، مولانا عبدالباری فرنگی